IB DIPLOMA PROGRAMME
PROGRAMME DU DIPLÔME DU BI
PROGRAMA DEL DIPLOMA DEL BI

URDU A1 – STANDARD LEVEL – PAPER 1
OURDOU A1 – NIVEAU MOYEN – ÉPREUVE 1
URDU A1 – NIVEL MEDIO – PRUEBA 1

Monday 10 May 2004 (afternoon)
Lundi 10 mai 2004 (après-midi)
Lunes 10 de mayo de 2004 (tarde)

1 hour 30 minutes / 1 heure 30 minutes / 1 hora 30 minutos

INSTRUCTIONS TO CANDIDATES

- Do not open this examination paper until instructed to do so.
- Write a commentary on one passage only. It is not compulsory for you to respond directly to the guiding questions provided. However, you may use them if you wish.

INSTRUCTIONS DESTINÉES AUX CANDIDATS

- N'ouvrez pas cette épreuve avant d'y être autorisé(e).
- Rédigez un commentaire sur un seul des passages. Le commentaire ne doit pas nécessairement répondre aux questions d'orientation fournies. Vous pouvez toutefois les utiliser si vous le désirez.

INSTRUCCIONES PARA LOS ALUMNOS

- No abra esta prueba hasta que se lo autoricen.
- Escriba un comentario sobre un solo fragmento. No es obligatorio responder directamente a las preguntas que se ofrecen a modo de guía. Sin embargo, puede usarlas si lo desea.

صرف ایک اقتباس کی تشریح کیجیے۔ یہ ضروری نہیں کہ دیے گئے سوالات کے جواب تحریر کیے جائیں۔ پھر بھی آپ چاہیں تو انھیں استعمال کر سکتے ہیں۔

ا۔(ا)

میرا ماضی ہو یا آپ کا، خطِ مستقیم کی طرح نہیں ہوتا۔ اگر میں اپنی خودنوشت لکھتا، یا اپنے تجربوں کو ناول کا فارم دیتا، تو آپ مجھ سے ترتیب اور فنی سلیقے کا مطالبہ کر سکتے تھے، لیکن میں آپ کو ایک آدمی کی کہانی سنا رہا ہوں۔ اگر صرف ایک پہلو کو پیش کرنا مقصود ہوتا تو میں اسے ایک افسانہ کی طرح لکھ دیتا، لیکن میری غائیت مختلف جھلکیاں پیش کرنا ہے۔ یہ مختلف جھلکیاں مل کر ایک شخصیت کا دیباچہ بن سکیں گی۔ جی چاہے تو آپ اسے فلمی تکنیک قرار دے دیجیے، جس میں منظر بدلتے ہیں اور ایک منظر دوسرے منظر میں گم ہو جاتا ہے۔ ۵

جس آدمی کی کہانی میں آپ کو سنا رہا ہوں اس کے حافظہ کے دو پہلو ہیں۔ بلکہ میں تو یہ کہوں گا کہ دو حافظے ہیں۔ ایک حافظہ بہت قوی ہے اور دوسرا حافظہ بہت کمزور۔ اس آدمی کا ثقافتی، علمی، تہذیبی اور انسانی حافظہ ہماری تاریخ کا نگار خانہ ہے۔ اس نگار خانے میں کعبہ کا ہر نقش ہے۔ مدینے کی گلیوں کے ذرے ستاروں کی طرح اس حافظہ کی دنیا میں زندہ افراد کی طرح بستے ہیں۔ اس دنیا میں سیتا کی عصمت کے چراغ روشن ہیں۔ گوتم کی روحانیت کا مندر آباد ہے۔ لکشمن کی وفاداری کے پھول کھلتے ہیں اور لکشمی کے اجالے سے دل کا شوالا جگمگاتا ہے۔ ۱۰

حافظے کی اس دنیا میں بڑے بڑے اور نامور لوگ بستے ہیں۔ بڑے بڑے نامی گرامی شاعر اور ادیب رہتے ہیں۔ یہ سب لوگ اپنے اپنے خیالات، احساسات کے ساتھ اپنی اپنی جھلکیاں دکھاتے رہتے ہیں، جو رنگین بھی ہیں اور سبق آموز بھی۔

اس آدمی کا دوسرا حافظہ بہت کمزور ہے۔ وہ حافظہ جو ہم میں سے بیشتر کا واحد حافظہ ہوتا ہے۔ جس میں کدورتیں، نفرتیں اور انتقام کا جذبہ رہتا ہے۔ اگر آپ کو کوئی ایسا آدمی دیکھنا ہو جو انجیل کی زبان میں ”اپنے دشمنوں سے محبت کرتا ہو“ تو آپ اس آدمی سے ملیے۔ کیوں کہ یہ آدمی تو کسی کو اپنا دشمن نہیں سمجھتا۔ میرے بچپن کی بات ہے کہ ایک صاحب نے کسی ادنیٰ بات پر اس آدمی کو بُرا بھلا کہا بلکہ اسلوبِ گفتگو دشنام تک پہنچ گیا مگر یہ آدمی مسکراتا رہا اور ایسے جیسے اس کی مسکراہٹ یہ کہہ رہی ہو کہ

”خداوندا ! اسے معاف کردے، بات یہ ہے کہ اسے کچھ معلوم نہیں“۔

—— یہ اقتباس سید ابوالخیر کشفی کی تصنیف ”یہ لوگ بھی غضب تھے“ سے لیا گیا ہے۔

اس اقتباس میں مصنف نے اپنی بات کہنے کے لیے کس اسلوب (تکنیک) کا استعمال کیا ہے؟

مصنف نے پڑھنے والوں میں دل چسپی پیدا کرنے کے لیے اپنی بات کو کس طرح بیان کیا ہے؟

اس اقتباس میں جن انسانی خصوصیات کو بیان کیا گیا ہے ان کے بارے میں آپ کا کیا خیال ہے؟

مصنف نے انسان کے کردار کو جس طرح پیش کیا ہے اس پر اپنی رائے دیجیے۔

۱۔(۲)

مرے گیت

مرے سرکش ترانے سُن کے دُنیا یہ سمجھتی ہے
کہ شاید میرے دل کو عِشق کے نغموں سے نفرت ہے
مجھے ہنگامۂ جنگ و جدل میں کیف ملتا ہے
مری فطرت کو خونریزی کے افسانوں سے رغبت ہے
مری دُنیا میں کچھ وقعت نہیں ہے رقص و نغمہ کی
مرا محبوب نغمہ شورِ آہنگِ بغاوت ہے
مگر اے کاش دیکھیں وہ مری پُر سوز راتوں کو
میں جب تاروں پہ نظریں گاڑ کر آنسو بہاتا ہوں
تصوّر بن کے بُھولی وارداتیں یاد آتی ہیں
تو سوز و درد کی شدت سے پہروں تلملاتا ہوں
مجھے انسانیت کا درد بھی بخشا ہے قدرت نے
مرا مقصد فقط شعلہ نوائی ہو نہیں سکتا
میں شاعر ہوں، مجھے فطرت کے نظاروں سے اُلفت ہے
مرا دل دشمنِ نغمہ سرائی ہو نہیں سکتا

—— یہ نظم مشہور انقلابی شاعر ساحر لدھیانوی نے لکھی ہے۔

اس نظم میں شاعر نے کس بنیادی خیال کو پیش کرنے کی کوشش کی ہے؟

اس نظم کے اندازِ بیان اور زبان کی خصوصیات کو بیان کیجیے۔

اس نظم کے آخری مصرعے میں شاعر نے جو بات کہی ہے اس پر اظہارِ خیال کیجیے۔

شاعر نے اس نظم میں جن احساسات اور جذبات کو پیش کیا ہے ان کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے؟